ناول : سایہ ستم

ازقلم : اویس احمد۔

قسط نمبر : 01

بِسْمِ ٱللَّٰهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

حصہ الف

ہر کہانی کے پیچھے کوئی نا کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے، میں نے دیکھا ہے ہمارے معاشرے میں ناول پڑھنے والوں کی زیادہ تر تعداد ہواتین کی ہے۔
کچھ لکھاریوں کی لکھی ہوئی کہانی، ناول ، یا پھر کچھ ایسی کتابیں جن کو پڑھ کر کچھ سبق حاصل ہوتا کچھ ایسی مقاصد ہوتے ہیں۔
جیسے کہ مرد حضرات کے لئے ان کو اتنی سمجھ ہونی چاہئے عورت ذات کے ساتھ کیسے پیش آنا اور کس طرح زندگی بسر ہوتی ہے کہ عورت ذات کے کیا حقوق ہیں عورت ذات صرف آپ کے پیسے دولت کی نہیں بلکہ انکے وہ حقوق جو وہ ان کی حقدار ہیں۔
اور ہواتین حضرت بھی کو بھی چاہیے وہ مرد حضرات کا بھرپور ساتھ نبھائیں چاہے وہ اچھے حالات سے گزر رہے ہوں یا پھر برے حالات کی نظر ہوں۔۔

یہ کہانی چار لوگوں پہ مشتمل ہے۔

یہ کہانی ہے دوستی کی عصام حیدر اور باسم عباس کی دوستی جو انٹیلیجنس ایجنسی آفیسر تھے۔

یہ کہانی ہے ایک بسنس مین کی مسٹر علی احمد کی۔

یہ کہانی ہے ان دو لڑکیوں کی عائشہ نور اور ہبہ علی کی جو ہیکنگ میں پ پور مہارت رکھتی ہیں۔۔

....

اسلام آباد کے ایک عالیشان ہوٹل میں جہاں ایک پاورفل بسینسمن مسٹر علی احمد جو اپنی فیملی کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا۔

اچانک کچھ ماسک پہنے لوگ ہوٹل میں گس آتے ہیں۔۔
اور علی احمد کو گن پوائنٹ پر ہوٹل سے لیکر گیٹ سے باہر نکل جاتے ہیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے بلیک مرسڈیز کا گیٹ کھول کر اسے گاڑی میں بٹھا نکل جاتے ہیں۔

عصام حیدر اور باسم عباس، جو دونوں انٹیلیجنس اینجنسی کے لئے کام کرتے ہیں۔۔

جن کو اس کیس کے لئے اسائن کیا جاتا ہے۔

وہ دونوں پہلے تو اس ہوٹل کی سی سی ٹیوی فوٹیج سے انکی جانچکاری کرنے کی کوشش کرتے لیکن کچھ ایویڈنس نا ملنے پر سٹریٹ سی سی ٹیوی فوٹیج کو انالیز کرتے ہیں۔۔

کچھ ایویڈنس نا ملنے پر باسم عباس نے عصام حیدر سے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن جیجک کر وہ خاموش ہو گیا۔۔

کچھ کہنا چاہتے ہو باسم تم۔۔

جی سر باسم عباس اپنے سینئر آفیسر عصام حیدر کو احترام کے ساتھ جواب دیا۔

ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔

سر کیوں نا ہم فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کے ذریعے ان تک پہنچنے کے لئے مدد خاصل کریں اس بار باسم عباس اطمینان سے بولے تھے۔

گڈ آئیڈیا عصام حیدر نے جواب دیا۔

یہ سنتے ہی باسم عباس اپنے لیپٹاپ پر کچھ ای میل ٹائپنگ کرنے لگے جو وہ فورینسک ایکسپرٹ ٹیم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

کچھ ہی دیر میں کچھ محسوس جگہ جہاں ایک بہت بڑا وئیر ہاوس بنا ہوا تھا اس جگہ کی فوٹیج ریسیو ہوئی۔

یس۔۔۔۔

اس بار باسم عباس اپنے گلاسیز اتار کر ٹیبل پر رکھ دیتے ہیں، جہاں عصام حیدر حیران ہو کر باسم عباس کی طرف مڑے سب ٹھیک ہے باسم کچھ ایویڈنس ملا؟؟؟

یس سر۔۔

کچھ فوٹیج اور لوکیشن ملی ہیں لیکن یہاں جانا کسی خطرے سے کم نہیں ہمیں پوری پروٹوکول کے ساتھ وہاں جانا ہوگا۔۔

اوکے جلدی سے ٹیم تیار کرو ہم وہاں جا رہے ہیں
سر لیکن اس وقت تو وہاں جانا کسی خطرے سے کم نہیں، آفیسر باسم عباس نے بولا۔۔

آفیسر باسم عباس آرڈر کو فالو کرو ایسا نا ہو یہاں ہم اچھے وقت کا انتظار کریں وہاں کریمینل اپنا کام کر جائے اس بار آفیسر عصام حیدر غصے کے عالم میں بولے تھے۔۔

....

مشن کے لئے تیاری ہو رہی تھی۔۔۔

ملک حاکم جو ایک پاور فل کریمینل ہے۔

وہ عصام حیدر اور باسم عباس کو مسٹر یوس میسیج کے ذریعے انکو چیلینج کرتا ہے۔۔

آپ لوگ مسٹر علی احمد کو کبھی نہیں ڈھونڈ سکتے۔۔۔۔

لہٰذا ناکام کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔۔

دونوں آفیسر مسیج کے بعد ایک دوسرے سے آنکھ لرازی میں دیکھتے ہوئے اپنی مشن کی تیاری میں لگ گئے۔۔

دونوں آفیسر گن اٹھا کر اپنی کاٹن پینٹ کے بیلٹ پے لگے رگذین کور میں محفوظ کر رہے تھے۔۔۔

مشن کے لئے فورینسک ایکسپرٹ کی ٹیم بھی تیار تھی۔۔

فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کو لیڈ کرنے والوں میں دو لڑکیاں شامل تھی۔۔

عائشہ نور اور ہبہ علی جو اپنا کام بخوبی سر انجام دے رہی تھی۔۔

ڈر اور خوف سے دور دور تک ان کا کوئی سرو کار نہیں تھا۔۔

فائٹ میں بھی برپور مہارت رکھتی تھی۔۔۔

....

بوائز فائٹر ٹیم اپنی گاڑیاں لیکر اس لوکیشن کی جانب بڑھ رہے تھے۔

جہاں فورینسک ایکسپرٹ ٹیم بھی نکل گئی تھی۔۔۔

راستہ تھوڑا طویل تھا۔۔

بیچ راستے میں جہاں دو راستے ایک جگہ مل رہے تھے۔

سامنے سے کچھ گاڑیاں چلتی ہوئی وہاں بیچ روڈ پہ رک گئیں۔۔

فائٹر بوائز سب نے پوزیشن پکڑ لی تھی۔

لیکن وہ گاڑیاں فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کی تھی۔

اے ایس آئی ٹیم کے لیڈر عصام حیدر اپنی گن کا چیمر کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی کا گیٹ کھول کر پوزیشن پے تیار تھے۔

باقی سب ٹیم کے افراد بس عصام حیدر کے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

باسم عباس بھی اپنے سینئر آفیسر عصام حیدر کو فالو کرتے ہوئے اپنی کچھ ٹیم ممبر کو لیکر پوسشن پر تیار تھے۔۔۔

فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کی لیڈر عائشہ نور گاڑی سے اتر کر عصام حیدر کی اور بڑھتی جا رہی تھی۔

جہاں عصام حیدر فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کی لیڈر عائشہ نور کو دیکھتے رہ گئے۔۔

اندھیری رات میں گاڑیوں کی لائٹوں سے چمکتا چہرہ ناک پر حلقہ سا پسینہ جو شبنم کے پانی کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔

عصام حیدر تھوڑے سے چونکے اور اپنی ہاتھ میں پکڑی گن اپنی پینٹ پے لگے رگزین کور میں محفوظ کرنے لگے۔۔

Sir, I'm Ayesha Noor from Forensic Expert

عائشہ نور اپنی انٹروڈسشن کرواتی ہوئی آفیسر عصام حیدر سے محاطب ہوئی۔۔۔

اوہ ---- عصام حیدر نے جواب دیا۔۔

I'm Esam Haider From Intelligence agency

نائس ٹو میٹ یو ----

سر ہمیں تھوڑا ٹھہر جانا چاہئے اس وقت وہاں جانا بہت مشکل ہے ملک حاکم کوئی چھوٹا کریمنل نہیں ہے-

اس وقت ملک حاکم کے گارڈز کی کڑی نگرانی ہوگی وہ پہلے بھی اس طرح کے کرائم کر چُکّا ہے-

ہمیں بنا کسی پلاننگ کے اس طرح سے حملہ کرنے میں ہمیں نقصان ہو سکتا ہے عائشہ نور عصام حیدر سے مُحاطب ہوئی تھی---

رات کافی گزر چکی تھی--

پلاننگ کے تحت اب فجر کے وقت ملک حاکم کے گارڈ نیند مارے ہونگے یہ اچھا وقت ہے جب ہم مسٹر علی احمد کو با آسانی وہاں سے نکال پائیں گئے--عصام حیدر اپنی روبدار آواز میں بولے---

اوکے سر ----

اس بار عائشہ نور بھی عصام حیدر کے اس فیصلے سے متفق ہوئی تھی----

....

فجر کا وقت تھا.

اذانوں کی آواز ہر طرف گوجنے لگی تھی-

اللہ اکبر --- اللہ اکبر -----

عصام حیدر اور باسم عباس مسجد کی طرف جانے لگے جہاں انہوں نے نماز کر پڑھ کر ملک حاکم کی لوکیشن کی طرف نکلنا تھا---

جہاں اس نے مسٹر علی احمد کو اپنی حراست میں لیا تھا---

نماز ختم ہونے کے بعد عصام حیدر اور باسم عباس جو سیم ڈریس میں بلیک کیپ پہنے کھڑے آپس میں کچھ گفتگو کر رہے تھے.

کچھ ہی دیر میں عائشہ نور ہبہ علی ہوٹل سے نکل کر ان کی طرف آتی دکھائی دی--

گڈ مورنینگ سر عائشہ نور عصام حیدر سے ہمکلام ہوئیں--

ہمmm--- گڈ مورنینگ-- عصام حیدر نے جواب دیتے کہا--

عصام حیدر اپنی ساتھی باسم عباس جو دونوں دراز قد کے مالک اور دیکھنے میں خوبصورے نوجوان لگ رہے تھے--

اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف چلنے لگے--

اے ایس آئی کے آفیسر اور سپاہی سب تیار تھے--

عصام حیدر اپنی ٹیم کے ساتھ گاڑیوں میں بیٹھ کر آگے نکل گئے-

عائشہ نور بھی ہبہ علی اور باقی فورینسک ایکسپرٹ ٹیم کے ساتھ اے ایس آئی کی ٹیم کو فالو کرتے ہوئے آگے بڑھتی جا رہی تھی---

قریباً ایک گھنٹے کا رستہ طے کرنے کے بعد اک چوراہے پر پہنچے جہاں دیکھنے میں تو عورتوں والا خُلیہ بنایا ہوا تھا لیکن وہ عورت کے حلیئے میں ایک مرد تھا روڈ سائڈ بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا----

عصام حیدر دور تک اس انسان کو دیکھتے رہے، " سر ایوریتھنگ اس اوکے " باسم عباس گلاسز اتار کر عصام حیدر سے محاطب ہوئے--

عصام حیدر کی نظر اس بھیکھاری کے کان میں لگے مائکروفون پر پڑھی تھی---

گاڑی روکو عصام حیدر نے آرڈر دیا۔

باسم عباس نے تیز اسپیڈ چلتی گاڑی کو بریک لگائ سب گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے رکنے لگی--

بریک لگنے کی آواز دور تک گونجی تھی---

عصام حیدر نے کان میں لگے مائیکروفون کے بٹن کو دباتے ہوئے بولا۔

مس عائشہ کیا آپ مجھے سن رہی ہیں ؟؟؟

یس سر ---- عائشہ نور نے جواب میں کہا--

میرے سپاہیوں نے سامنے بیٹھے بھیک مانگنے والے شخص کو گیرے میں لے لیا ہے مجھے اس کے فنگر پرنٹ چاہئے---

راجر سر ---- مس عائشہ نے جواب دیتے اپنی مائیکرو فون بند کیا اور سامنے بیٹھے آدمی جو دیکھنے میں عورت کا حلیہ بنا کر بھیک مانگ رہا تھا،،، اس کی طرف بڑھنے لگی-----

اس نے دیکھا سب اس کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگنے لگا--

لیکن عصام حیدر کی ٹیم نے اس کو پہلے سے گھیرے میں لے لیا تھا--

سر ---

یہ تو خواجہ سرا ہے بیچارہ یہاں بیٹھ کر بھیک مانگ رہا ہے ہبہ علی نے عصام حیدر سے کہا--

عصام حیدر بغیر کوئی جواب دیئے اس خواجہ سرا کو اپنی باہوں میں دبوچ چکےتھے۔

پہلے اس کے کان میں لگے مائیکروفون کو نکال کر سپاہی کے حوالے کیا اور اس کے بعد اسکی آنکھوں پر کالے رنگ کا کور لگاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا دیا--

،،،تفتیش کے بعد ایک سپاہی گاڑی سے اُتر کر عصام حیدر کی طرف بڑھنے لگا

عصام حیدر نے ساری انویسٹیگیشن بطور مائیکروفون کے سن لی تھی---

عصام حیدر نے اس خواجہ سرا اپنے ونک پر بھیجنے کا آرڈر دیا--

ایک گاڑی اور کچھ سپاہی واپس اس بھیک مانگنے والے شخص کو اپنی ونک کی طرف گامزن تھے---

بیچ راستے میں دور دور سے فائر آنے لگے--

یہ کوئی دشمن نہیں بلکہ ملک حاکم کے آدمی جو ادھر ادھر چھپے بیٹھے تھے--

سپاہی ہوشیار ہو گئے لیکن جب تک وہ خود کو مقابلے کے لئے تیار کرتے تب تک فائر گاڑی کے ڈرائیور کا سینہ چیر چکی تھی--

اور گاڑی کلابازی کھاتی ہوئی روڈ کے دوسری جانب جا کر گری--

سپاہی ندیم عمر ، سپاہی عمیر عباسی اور ڈرائیور حماد کیانی اپنی جان کی بازی ہار بیٹھے تھے--

کیپٹن باسم سپاہی عمیر عباسی اور ندیم عمر کا سرور ڈسکونیکٹ آ رہا ہے، کچھ گڑھ بڑھ لگ رہی ہے--

سر ---- اب کیا کیا جائے ابھی تو ہم لوگ ملک حاکم کی لوکیشن کے قریب ہیں--

لیکن مجھے فکر ہو رہی ہے ان شاہینوں کی جن سے ابھی میں رابطہ نہیں کر پا رہا کیپٹن عصام حیدر کے چہرے پر پریشانی سجی ہوئی تھی--

....

ملک حاکم کے سارے آدمی جن کو بھیک مانگنے والے خواجہ سرا سب بتا چکے تھے۔
سامنے سے آنے والے روڈ پر سرکاری گاڑیاں چلتی ہوئی آ رہی ہیں یہ سن کر بھوکے شیر کی طرح تیار ہو گئے تھے--

عصام حیدر نے باسم عباس کو ویئر ہوس کے پیچھے والے راستے سے وئیر ہاوس کو گھیرے میں لینے کا حکم دیا جس پر باسم عباس راجر سر کہہ کر کچھ سپاہیوں کو لیکر پیچھے ولی سائڈ گھیرے میں لیتے ہوئے کیپٹن عصام حیدر سے انفارم کر چکے تھے---

عصام حیدر سامنے والی سائڈ گھیرے میں لے چکے تھے---

اب وقت تھا اٹیک کرنے کا جہاں عصام حیدر اپنے پلان کے ذریعے مس عائشہ آپ تیار ہیں---

یس سر ---- میں نے تمام سی سی ٹیوی کیمرے ڈیکٹیویٹ کر دیئے ہیں ----

ویری گڈ--

عصام حیدر اب کیپٹن باسم آپ تیار ہیں میں اپنی ٹیم کے ساتھ وئیر ہاوس کے اندر گسنے لگا ہوں۔

یس سر آئی ایم ریڈی---

کچھ ہی لمحات میں وئیر ہاؤس میں ایکسپلوشن ہوا----

کچھ دیر کے لئے انٹیلیجیس آفیسر اور انکی ٹیم میں خاموشی کا عالم چھایا تھا--

لیکن عصام حیدر جو دشمن کو دشمن نا سمجھ کر وئیر ہاوس کے اندر گس گئے اور سامنے ماسک پہنے گارڈ کو گن شوٹ سے مار گرایا اور آگے کی طرف بڑھنے لگے---

کیپٹن باسم عباس اپنی ٹیم کے ساتھ وئیر ہاوس کی دوسری طرف سے گس چکے تھے---